خلاصۃ علم المعانی

برائے درجہ ثالثہ مدنی درجات و درجات دنیاوی تعلیم

پیشکش دفتر تعلیمی امور جامعات المدینہ بوائز پاکستان

18 مئی 2021

علم المعانی

علم معانی وہ علم ہے جس کے ذریعے عربی لفظ (مفرد و مرکب) کے وہ احوال معلوم ہوں، جن اَحوال کے ذریعے کلام مقتضائے حال (مخاطب کی حالت کے تقاضے) کے مطابق ہو جائے۔

موضوع: متکلم کی اغراض مقصودہ کے اثبات پر دلالت کرنے والے معانی کے افادہ کے لحاظ سے **لفظِ عربی** علم معانی کا موضوع ہے۔

غرض وغایت: 1 قرآنِ مجید کے اعجاز کو سمجھنا، 2 عربی نظم ونثر میں موجود فصاحت و بلاغت پر واقفیت حاصل کرنا، 3 معنیٔ مرادی کو مقتضائے حال کے مطابق پیش کرنے میں غلطی کرنے سے بچنا۔

علم معانی کا واضع: شیخ عبد القاھر جرجانی (متوفّٰی 471ھ)

عربی الفاظ کے احوال میں تین چیزیں داخل ہیں:

① اجزائے جملہ کے احوال ② ایک جملے کے احوال ③ متعدد جملوں کے احوال۔

① **اجزائے جملہ کے احوال تین ہیں:** مسند، مسند الیہ اور متعلقات فعل میں سے کسی جزوِ کلام کو: 1 معرفہ یا نکرہ لانا، 2 مقدم و مؤخر کرنا، 3 ذکر و حذف کرنا۔

② **ایک جملے کے احوال بھی تین ہیں:** 1 جملے کو خبر یا انشائی صورت میں لانا، 2 مطلق و مقید کرنا، 3 قصر کا اسلوب اختیار کرنا۔

③ **متعدد جملوں کے احوال دو ہیں:** 1 وصل و فصل، 2 ایجاز واطناب یا مساوات اختیار کرنا۔

خلاصۂ کلام: یہ کہ علم معانی کے آٹھ ابواب ہوئے؛

① خبر، انشاء	② تعریف، تنکیر	③ تقدیم، تاخیر	④ ذکر، حذف	⑤ اطلاق، تقیید	⑥ قصر	⑦ وصل و فصل	⑧ ایجاز، اطناب و مساوات

الباب الأول: الخبر والإنشاء

کلام کی دو قسمیں ہیں: 1 خبر، 2 انشاء۔

خبر: وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے: ﴿وَاِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا: ''اٰمَنَّا''، وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰی شَیٰطِیۡنِہِمۡ قَالُوۡۤا: ''اِنَّا مَعَکُمۡ''﴾

خبر کی اغراض حقیقیہ: خبر دینے کی بنیادی اغراض (اغراضِ حقیقیہ) دو ہیں: ① فائدۃ الخبر، ② لازم فائدۃ الخبر

① **فائدۃ الخبر:** مخاطب کو خبر کے حکم سے مطلع کرنا؛ یہ خبر ایسے مخاطب کے سامنے پیش کی جاتی ہے جو اُس حکم سے ناواقف ہو، جیسے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو کہنا: ﴿اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ؕ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا﴾[مریم:۳۰]

② **لازم فائدۃ الخبر:** مخاطب کو اس بات کی اطلاع دینا مقصود ہو کہ خبر کے حکم کو جس طرح آپ جانتے ہو، مَیں (متکلم) بھی جانتا ہوں اور یہ خبر ایسے مخاطب کے سامنے پیش کی جاتی ہے جو اُس حکم سے واقف ہو، جیسے: متکلم کہے حَفِظۡتَ الۡقُرۡآنَ. (تو نے قرآن حفظ کرلیا)

اقسام فائدۃ الخبر: **فائدۃ الخبر کی تین قسمیں ہیں:** 1 خبر ابتدائی، 2 خبرِ طلبی، 3 خبر انکاری۔

1 **خبر ابتدائی:** وہ خبر ہے جو حکم کے مضمون سے خالی الذھن مخاطب کے سامنے بغیر تاکید کے پیش کی جائے، جیسے: ﴿وَاِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا، قَالُوۡۤا: ''اٰمَنَّا''﴾[البقرۃ:۱۴]

2 **خبر طلبی:** وہ خبر ہے جو مضمون کے بارے میں متردّد شخص کے سامنے ایک تاکیدِ استحبابی کے ذریعے پیش کی جائے۔

جیسے: ﴿وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا: ''إِنَّا'' مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ﴾[البقرۃ:۱۴]

3 **خبرِ انکاری:** وہ خبر ہے جو منکرِ حکم کے سامنے ایک تاکیدِ وجوبی یا چند تاکیدات سے مزین کرکے پیش کی جائے،

جیسے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے قاصدوں نے اہل انطاقیہ کو کہا: ﴿إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ﴾[یٰس:۱۶]

خبر کی اغراض مجازیہ:

خبر بیان کرنا کبھی بنیادی اغراض (فائدۃ الخبر، لازمِ فائدۃ الخبر) کے علاوہ اغراضِ مجازیہ کے لیے بھی ہوتا ہے، چند اغراض ذیل میں مذکور ہیں؛

① **استرحام (رحم طلب کرنا):** جیسے ﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾[قصص:۲۴].

② **اِظہارِ ضُعف:** جیسے حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: ﴿رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي﴾ [مریم:۴]

③ **اظہارِ تحسُّر (کسی چیز پر حسرت وافسوس ظاہر کرنا):** جیسے ﴿قَالَتْ: رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ﴾[آلِ عمران:۳۶]

اِنشاء: وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہ سکیں، جیسے: ﴿اِذْهَبْ بِكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ﴾ [النمل:۲۸]

انشاء کی دو قسمیں ہیں: 1 انشائے طلبی، 2 انشائے غیر طلبی۔

1 **انشاءِ طلبی:** وہ کلامِ انشاء ہے جو ایسے مطلوب کو چاہے جو طلب کے وقت حاصل نہ ہو، جیسے: ﴿وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا﴾[ھود:۳۷]

انشائے طلبی کی پانچ اقسام ہیں:

امر (1)، نہی (2)، استفہام (3)، تمنی (4)، نداء (5)۔

امر کی مثال: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ **نہی کی مثال:** ﴿لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا﴾

استفہام کی مثال: ﴿ءَأَنْتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ﴾ **تمنی کی مثال:** ﴿قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا﴾ **ندا کی مثال:** ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾

2 **انشاءِ غیر طلبی:** وہ انشائی کلام ہے جو کسی مطلوب کو نہ چاہتا ہو،/جس میں کسی مطلوب کا تقاضہ نہ ہو۔ جیسے: ﴿عسى ان یاتی بالفتح﴾

انشائے غیر طلبی کی سات قسمیں ہیں:

تنبیہ: انشائے غیر طلبی مباحث علمِ معانی میں سے نہیں ہے، اسی وجہ سے یہاں ان کی امثلہ ذکر نہیں کی جارہی۔

---

(1) **امر:** کسی بلند رُتبہ کا اپنے آپ کو بلند سمجھتے ہوئے کم رُتبہ سے کسی ایسی چیز کے لازمی طور پر وجود میں لانے کا مطالبہ کرنا جو طلب کے وقت نہ ہو،

جیسے: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾[الحجر:۹۴]

امر کے چار صیغے ہیں:

① فعلِ امر، جیسے باری تعالیٰ کا فرمان: ﴿أَقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾[مریم:۱۲] ② فعل مضارع مقرون بہ لامِ امر: ﴿''لِيُنْفِقْ'' ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ﴾

③ اسمِ فعل بمعنی امر، جیسے: حیّ علی الفلاح، ④ مصدر جو فعلِ امر کا قائم مقام ہو، جیسے: سعیاً فی الخیر

امر کے معانئ مجازیہ:

صیغۂ امر کبھی اپنے حقیقی معنی کے علاوہ دوسرے مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جب کہ قرائن پائے جائیں؛اُن میں سے چند یہ ہیں:

⟸ الدُّعاء، الالِتِماس، التَمَنّی، التَهْدِیْد، التَعْجِیْز، التَّسْوِیَة، التَّحْقِیْروالإهَانَة، الإبَاحَة، التَّخْیِیْر، الامْتِنَان، الإرْشَاد، الإکْرَام وغیرها

①دعاء: جیسے: ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ﴾　②التماس: جیسے: ﴿وَقَالَ مُوْسٰی لِأَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ، وَاَصْلِحْ﴾

③تمنّی: جیسے: ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا﴾　④تہدید: جیسے: ﴿''اِعْمَلُوْا'' مَا شِئْتُمْ﴾

⑤تعجیز: جیسے: ﴿فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ﴾　⑥تسویہ: جیسے: ﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖ أَوْ لَا تُؤْمِنُوْا﴾

⑦اِہانت: جیسے: ﴿كُوْنُوْا حِجَارَةً أَوْ حَدِيْدًا﴾　⑧اِباحت: جیسے: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا﴾

⑨تخییر: جیسے: ﴿خذ هذا او ذاك﴾　⑩امتنان: جیسے: ﴿كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ﴾

⑪اِرشاد: جیسے: ﴿یٰبُنَیَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾　⑫اِکرام: جیسے: ﴿اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ﴾

(2)**نھی:** بلند رتبہ کا اپنے آپ کو بلند سمجھتے ہوئے کم رتبہ کو کسی کام کے کرنے سے علیٰ سبیل الالزام روکنا؛ یہ نہی کا معنیٔ حقیقی ہے،

جیسے: ﴿لَا تُفْسِدُوْا فِی الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا﴾

نہی کے معانئ مجازیہ: صیغۂ نہی کبھی اپنے حقیقی معنی کے علاوہ مجازی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے، جب کہ قرائن پائے جائیں؛ان میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں۔

⟸ الدُّعاء، الالْتِمَاس، التَّمَنِّی، التَّهْدِیْد وغیرها.

①دعاء: جیسے: ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِیْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾　②اِلتماس: جیسے: ﴿لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِیْ وَلَا بِرَأْسِیْ﴾

③تمنّی: جیسے شاعر کا شعر: یَا لَیْلُ طُلْ، یَا نَوْمُ زُلْ؛ یَا صُبْحُ قِفْ! ''لَا تَطْلُعْ''　④تہدید: جیسے: ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ﴾

(3)**استفھام:** کسی چیز کے علم کو مخصوص اَدوات کے ذریعے طلب کرنا جو پہلے سے حاصل نہ تھا، جیسے: ﴿ءَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰإِبْرٰهِيْمُ﴾

استفہام کے کل اَدوات یہ ہیں: همزةُ الإستفهام، (طلبِ تصور و تصدیق)، هَلْ (طلبِ تصدیق)، مَا، مَنْ، مَتٰی، أَیَّانَ، کَیْفَ، أَیْنَ، أَنّٰی، کَمْ، أَیُّ

①**ہمزہ استفہام:** طلب تصور اور طلبِ تصدیق دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے،

جیسے برائے طلب تصوّر: أَعَلِیٌّ مسافر ام خالد، برائے طلب تصدیق: ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ [اَلم نشرح:۱]

②**هَلْ:** یہ صرف طلبِ تصدیق (وقوع نسبت اور لاوُقوع نسبت کو جاننے) کے لیے مستعمل ہوتا ہے، جیسے: هل جاء صديقك

③**مَا:** جیسے: مَا الانسانُ؟　④**مَنْ:** ذوی العقول کی تعیین کے لیے وضع کیا گیا ہے، جیسے: من فتح مصر؟　⑤**متیٰ:** جیسے: متیٰ تذهبُ؟

⑥**أیّان:** زمانۂ مستقبل کی تعیین کے لیے آتا ہے، اور امورِ عظیمہ کے ساتھ خاص ہے، جیسے: ﴿يَسْئَلُوْنَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ﴾

⑦**کیف:** جیسے: کیف انت؟　⑧**أین:** جیسے: این تذهب؟　⑨**أنّٰی:** یہ تین معنوں میں مستعمل ہے:

1: بمعنی کیف، استعمال ہوتا ہے، جیسے: ﴿أَنّٰى يحيى هذه الله بعد موتها﴾　2: بمعنی: مِنْ أَیْنَ، جیسے: ﴿يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا؟﴾

3: بمعنی: متیٰ، جیسے: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾

⑩**کَمْ:** چیز کی مبہم تعداد معلوم کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿كَمْ لَبِثْتُمْ﴾[الکھف:۱۹]

⑪**أَيٌّ:** جیسے: ﴿أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا﴾[مریم:۷۳]

استفہام کے معانی مجازیہ:

کبھی ادواتِ استفہام اپنے حقیقی معنی کے علاوہ دیگر حاصل ہونے والے مجازی معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں جب کہ قرائن پائے جائیں۔

اُن میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں۔

⟸ التَّسْوِيَة، النَّفْي، الإنْكَار، الأمْرُ، النَّهْي، التَّشْوِيق، التَّعْظِيم، التَّحْقِيْر، التَّهَكُّم، التَّعَجُّب، التَّنْبِيه عَلى الضَّلال،، الوَعِيْد. وغيرها

① تسویہ: جیسے: ﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾

② نفی: جیسے: ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾

③ اِنکار: جیسے: ﴿أَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ﴾[انعام:۴۰].

④ امر: جیسے: ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾[المائدۃ:۹۱] ای انتهوا

⑤ نہی: جیسے: ﴿أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ﴾[التوبۃ:۱۳]

⑥ تشویق: جیسے: ﴿هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ﴾[الصف:۱۰]

⑦ تعظیم: جیسے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ﴾[بقرۃ:۲۵۵]

⑧ تحقیر: جیسے: ﴿أَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا﴾[الفرقان:۴۱]

⑨ تہکم: جیسے: أعقلك يسوغ لك ان تفعل كذا؟

⑩ تعجب: جیسے: ﴿وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ﴾

⑪ التنبیہ علی الضلال ﴿فَأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ﴾

⑫ وعید: جیسے: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ﴾[الفیل:۱]

(4)**تمنی:** کسی ایسے امرِ محبوب و مرغوب محال یا شبیہ بالمحال کو طلب کرنا جس کے حصول کی امید نہ کی جاسکے، محال کی مثال: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ۔

اَدوات تمنی چار ہیں:

اُن میں سے ایک اصلی ہے اور وہ لَیْتَ ہے، اور باقی تین غیر اصلی ہیں۔

① لَیْتَ: کے ذریعے تمنا کرنا، جیسے: ﴿قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا﴾

② هَلْ: سے تمنی کرنا، جیسے: ﴿فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَاءَ﴾

③ لَوْ کے ذریعے تمنی کرنا: جیسے: ﴿لَوْ أَنَّ لِيْ كَرَّةً فَأَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

④ لعلّ: کے ذریعے تمنی کرنا: جیسے: ﴿لَعَلِّيْ أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ﴾

(5)**نداء:** متکلم کا مخاطب کی توجہ طلب کرنا ہے ایسے حرف کے ذریعہ جو أَدْعُوْ فعل محذوف کے قائم مقام ہو، جیسے: ﴿يٰأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾

نداء کی اغراض مجازیہ:

کبھی حرفِ نداء کو اپنے اصلی معنی (مخاطب کی توجہ طلب کرنا) کے علاوہ دوسرے مجازی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، جب کہ معنیٔ مجازی مراد لینے پر قرینہ پایا جائے: اُن معانی مجازیہ میں سے بعض یہ ہیں:

⟸ الإغْرَاء، الزَّجْر، التَّحَسُّر وَ التَّوَجُّع، التَّحَيُّر وَ التَّضَجُّر وغيرها.

①اِغراء: جیسے: ﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ! لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾

②زجر: جیسے: ﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ﴾

③ التَّحَسُّر وَ التَّوَجُّع جیسے: ﴿يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا﴾

④التَّحَيُّر وَ التَّضَجُّر: جیسے: ﴿يٰأَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ﴾

الباب الثانی: التعریف والتنکیر

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین (خاص) چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: بکر، زید، مکہ، مدینہ وغیرھا۔

نوٹ: یاد رہے کہ

❶ مسندالیہ میں تعریف اصل ہے، اور مسند میں تنکیر اصل ہے لیکن کبھی مسندالیہ کو ان چند اغراض کی وجہ سے نکرہ لایا جاتا ہے جو آگے مذکور ہیں،

❷ اور مسند میں تنکیر اصل ہے؛ لیکن افادۂ حصر وغیرہ فوائد کے لیے مسند کی تعریف کا اُسلوب اختیار کیا جاتا ہے، جیسے: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾

معرفہ کی سات قسمیں ہیں: ❶ ضمیر، ❷ علم، ❸ اسم اِشارہ، ❹ اسم موصول، ❺ معرف باللام، ❻ مضاف اِلی المعرفہ، ❼ منادیٰ۔

مسندالیہ کو مذکورہ اقسامِ تعریف میں سے ہر قسم کے ساتھ معرفہ لانے کے چند علیحدہ علیحدہ اسباب اختصاراً ذیل میں مذکور ہیں؛

① مسندالیہ کو ضمیر کی شکل میں معرفہ لانے کے چند اسباب یہ ہیں:

تعیین المسندإلیہ، کون المقام للتکلم و الخطاب و الغیبۃ وغیرھا.

مسندالیہ کو ضمیر کی شکل میں معرفہ لانے کی چند اغراض کی مثالیں درج ذیل ہیں؛

❶ **تعیین المسندإلیہ**: مسندالیہ کے متعین ہونے کو واضح کرنے کے لیے، جیسے: ﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ [غافر:۶۵].

❷ **کون المقام للتکلم والخطاب والغیبۃ**: تکلم، خطاب یا غیبت کا موقع ہونا، جیسے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾، ___ ﴿وَلَوْ تَرٰى إِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ﴾، ___ ﴿وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ﴾

② مسندالیہ کو علم کی شکل میں معرفہ لانے کے چند اسباب یہ ہیں:

إِحْضَار المَعْنٰی فِی ذِهْنِ السَّامِعِ بِاسْمِهِ الخَاصِّ، الإِهَانَة و التَّحْقِیْر وغیرھا.

مسندالیہ کو علم کی شکل میں معرفہ لانے کی چند اغراض کی امثلہ ذکر کی جاتی ہیں؛

❶ **إحضار المعنی فی ذهن السامع باسمه الخاص**: مسندالیہ کو اس کے خاص نام کے ساتھ مخاطب کے ذہن میں مستحضر کرنا مقصود ہو، تاکہ وہ دوسروں سے ممتاز ہو جائے، جیسے: ﴿وَإِذْ يَرْفَعُ "إِبْرٰهِيْمُ" "الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ" "وَإِسْمٰعِيْلُ"﴾ [البقرۃ:۱۲۷]

❷ **الإهانة والتحقیر**: حقارت ظاہر کرنا مقصود ہو جب کہ اس (علم) میں حقارت کا معنی پایا جاتا ہو، جیسے: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ [لھب:۱]

③ مسندالیہ کو اسم اشارہ کی صورت میں معرفہ لانے کے چند اسباب یہ ہیں:

لِتَعَيُّنِهِ طَرِيْقًا لِإِحْضَار مَعْنَاه (سامع کے ذہن میں مشارالیہ کا معنیٰ حاضر کرنے اور اس کا تصوُّر جمانے کے لیے اِشارہ کا طریقہ متعین ہو، مثلاً: جب مشارالیہ کا نام یا صفت سے ناواقفیت ہو)، او لمعنیً تُسْتَفَاد بالقَرِيْنَة كَالقُرْب، او لبُعْدِ المَرْتَبَة، او للتَّعْظِيْم، او للتَّحْقِيْر، او لِكَمَال العِنَايَة بِه (مشارٌالیہ کی طرف دوسروں کو مکمل طور پر متوجّہ کرنا اور اس کو ہم جنسوں سے ممتاز و نمایاں کرنا مقصود ہو)، او لإِظْهَار الاسْتِغْرَاب، (کسی شَیٔ کو اس کے اَنوکھا و نادِر ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے اسم اشارہ کی صورت میں لانا) او للتَّعْرِيْض بِغَبَاوَة السَّامِع (سامع کی غباوت کی طرف اشارہ کرنا)، وغیرھا.

مسندالیہ کو اسم اشارہ کی صورت میں معرفہ لانے کی چند اغراض کی امثلہ ذکر کی جاتی ہیں؛

❶ لبُعْدِ المَرْتَبَة، ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ﴾　❷ للتَّعْظِيْم ﴿إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ﴾　❸ للتَّحْقِيْر، فَذٰلِكَ "الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ"﴾

④ مسندالیہ کو اسمِ موصول کی صورت میں معرفہ لانے کے چند اسباب یہ ہیں:

تَعَيُّنُه طَرِيْقًا لإحْضَار مَعْنَاه (سامع کے ذہن میں اس کا معنی حاضر کرنے کے لیے یہی ایک طریقہ متعین ہونا)، عَدَمُ العِلْمِ عَنْ أُمُرِهِ سِوَى الصِّلَة (مخاطب کو مسند الیہ کے صلہ کے علاوہ خاص احوال کا علم نہ ہونا)، التَّفْخِيْم (کسی چیز کی قدر و منزلت بڑھانا)، إِخْفَاء الأَمْرِعَن غَيْرِ المخَاطَب (غیرِ مخاطب سے بات کو پوشیدہ رکھنا ہو)، التَّنْبِيْه عَلى الخَطَأ، التَّهَكُّم (کسی کی استہزاء اور تمسخر کا اظہار مقصود ہونا)، زِيَادَة التَّقْرِيْر و الإِيْضَاح، التَّعْلِيْل وغیرھا.

مسند الیہ کو اسم موصول کی صورت میں معرفہ لانے کی چند اغراض کی امثلہ ذکر کی جاتی ہیں؛

❶ عَدَمُ العِلْمِ عَنْ أُمُرِهِ سِوَى الصِّلَة، جیسے: الذی کان معنا بالامس رجل عالم. ❷ التَّفْخِيْم، جیسے: ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى﴾

⑤ مسند الیہ کو الف لام کے ذریعے معرفہ بنانا دو غرضوں کے لیے ہوتا ہے:

❶ مدخول کی حقیقت کے افراد میں سے کسی معہود (بین المتکلم والمخاطب) فرد یا تمام افراد کی طرف اِشارہ کرنا،

جیسے: فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

❷ مدخول کی حقیقت کی طرف اِشارہ کرنا۔ جیسے: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ.

⑥ مسندِالیہ کو اضافت کے ساتھ معرفہ لانے کے چند اسباب یہ ہیں:

للاخْتِصَار، لتَعْظِيْم المضَاف، لتَعْظِيْم المضَاف إِلَيْه، لتَحْقِيْر المضَاف، لتَحْقِيْر المضَافِ إِلَيْه، للاخْتِصَار لضِيْقِ المقَام وغیرھا

مسند الیہ کو اضافت کی صورت میں معرفہ لانے کی چند اغراض کی امثلہ ذکر کی جاتی ہیں؛

❶ تعظیم مضاف، جیسے: كِتَابُ السُّلْطَانِ حَضَرَ.

❷ تحقیر مضاف، جیسے: هٰذَا ابْنُ اللِّصِّ.

⑦ مسندِالیہ کو معرفہ بصورتِ منادی لانے کے چند اسباب میں سے ایک یہ ہے:

لم يُعْرَف للمخاطَب عُنْوَان خاصّ (جب کہ متکلم مخاطب کے کسی خاص عنوان (عَلَم یا صلہ وغیرہ) کو نہ جانتا ہو) مثلا: یا رجل.

جب مسندالیہ کو معرفہ کی سات صورتوں سے متعلق اغراض میں سے کوئی بھی غرض وابستہ نہ ہو؛ بلکہ نکرہ استعمال کرنے کی کوئی غرض وابستہ ہو تو اس وقت مسندالیہ کو نکرہ لایا جاتا ہے۔

مسندالیہ کو بجائے معرفہ کے نکرہ لانے میں چند اغراض یہ ہیں:

قَصْدُ الإِفْرَاد (وحدت کا معنی بیان کرنا مقصود ہو)، قَصْدُ النَّوْعِيَّة (عبارت میں ذکر کردہ اسم نکرہ ایک ایسی مخصوص نوع سے تعلق رکھتا ہے جو مخاطب کے نزدیک مشہور و معروف نوع سے علیحدہ ہے)، قَصْدُ الجِنْس (کبھی نکرہ کی صفت ذکر کی جاتی ہے اور اس سے مراد پوری جنس ہوتی ہے)، التَّقْلِيْل، التَّكْثِيْر، التَّعْظِيْم، التَّحْقِيْر، العُمُوْم بَعْدَ النَّفْي (نفی کے بعد عموم کا فائدہ پہنچانا) وغیرھا.

مسند الیہ کو نکرہ لانے کی چند اغراض کی امثلہ ذکر کی جاتی ہیں؛

❶ تکثیر و تقلیل؛ جیسے: وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ أَكْبَرُ

❷ عموم بعد النفی؛ جیسے: ما جآءنا من بشیر

الباب الثالث: التقديم والتاخير

متکلم اپنے کلامِ ذہنی (کلامِ نفسی) کو کلام لفظی میں دفعۃً واحدۃً تعبیر نہیں کر سکتا؛ لہٰذا وہ لامُحالہ اجزائے کلام میں سے کسی جزو کو دوسرے سے مقدم و مؤخر کرنے کا محتاج ہوگا، اور فصیح متکلم کی یہ تقدیم وتاخیر کسی نہ کسی سبب سے ہوگی؛

تقدیمِ مسند الیہ کے اسباب ودواعی مندرجہ ذیل ہیں:

⟸ التَّشْوِيْقِ إِلَى المتَأخِّرِ (نُدرت وغرابت کی جانب اِشارہ کرنے والے لفظ کو شروع میں لانا تاکہ مخاطب آنے والے کلام کو شوق ورغبت اور دھیان سے سنے)، تَعْجِيْل المَسَرَّة اوِ المسَاءَة (اچھی چیز سے مخاطب کو جلدی باخبر کرنے کے لیے مسند الیہ کو مقدم کرنا)، مُرَاعَاة التَّرْتِيْب الوُجُوْدِيّ (چند مسند الیہ کو ذکر کرتے وقت واقعی اور فطری ترتیب کی رعایت کرنا)، النَّصُّ عَلى عُمُوْمِ السَّلْب (مسند الیہ کے ہر ہر فرد سے نفیِ حکم کی صراحت کرنا)، النَّصُّ عَلى سَلْب العُمُوْمِ (مسند الیہ کے جملہ افراد سے حکم کے منفی ہونے کی تصریح کرنا، نہ کہ ہر ہر فرد سے)، المحافظة على الوزن او السجع۔ وغیرھا

تقدیم مسند الیہ کے مذکورہ چند اسباب کی امثلہ درج ذیل ہیں؛

①تَعْجِيْل المَسَرَّة اوِ المسَاءَة: ﴿''سَلٰمٌ'' عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ﴾ [الزمر:٧٣] ﴿''اَلنَّارُ'' مَثْوٰكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ﴾[الانعام:١٢٨]

②مُرَاعَاة التَّرْتِيْب الوُجُوْدِيّ: جیسے ﴿لَا تَاْخُذُهٗ ''سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ''﴾ ③المحافظة على الوزن او السجع: جیسے ﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ﴾

مسند الیہ کو جن اسباب کی وجہ سے مقدم کیا جاتا ہے، انہی اسباب کی وجہ سے کبھی مسند کو بھی مقدم کر دیا جاتا ہے؛ فلهذا قِسْه على صور تقديم المسند اليه

تنبیہ: مسند الیہ ومسند میں سے ہر ایک کی تقدیم دوسرے کی تاخیر کو بھی مستلزم ہے؛ لہٰذا مسند الیہ کی تقدیم کے اسباب بعینہٖ مسند کی تاخیر کے اسباب ہوں گے اور مسند کی تقدیم کے اسباب وہی ہوں گے جو مسند الیہ کی تاخیر کے اسباب ہیں۔

الباب الرابع: الذكر والحذف

مسند الیہ جملے میں رکن کی حیثیت لیے ہوئے ہوتا ہے؛ لہٰذا اس کو ذکر کرنا اصل ہے؛ لیکن اس کے ساتھ دیگر اغراض بھی وابستہ ہوتی ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

ذکر مسند الیہ کے اسباب:

⟸ زِيَادَة التَّقْرِيْر والايْضَاح، التَّسْجِيْل عَلَى السَّامِع (سامع کے سامنے کسی بات کو اس طور پر پختہ کر کے پیش کرنا کہ سامع کے لیے اس سے انکار کی گنجائش نہ رہے)، التَّعْرِيْض بِغَبَاوَة السَّامِع، قِلَّة الثِّقَة بالقَرِيْنَة لِضُعْفِها أوْ لِضُعْف فَهْمِ السَّامِع (قرینے پر اعتماد قرینے کے کمزور یا سامع کے فہم کے کمزور ہونے کی وجہ سے کم ہونا)، التَّعَجُّب، التَّعْظِيْم، التَّحْقِيْر، وغیرھا

ذکر مسند الیہ کی چند اغراض کی امثلہ ملاحظہ فرمائیں؛

①زِيَادَة التَّقْرِيْر والايْضَاح: جیسے: ﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ، وَ ''اُولٰٓئِكَ'' هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[البقرة:٥]

②التَّسْجِيْل عَلَى السَّامِع: جیسے: إِذَا قَالَ الْحَاكِمُ لِشَاهِدٍ هَلْ أَقَرَّ زَيْدٌ فَيَقُوْلُ الشَّاهِدُ نَعَمْ زَيْدٌ هٰذَا أَقَرَّ۔

③التَّعْرِيْض بِغَبَاوَة السَّامِع؛ جیسے: عمرو قال كذا في جواب ماذا قال عمرو۔

کلام میں مسند کے محذوف ہونے پر دلالت کرنے والے قرینہ کے ہوتے ہوئے مسند کو ذکر کرنا اور حذف نہ کرنا چند اغراض کی بناء پر ہوتا ہے۔

ذکرِ مسند کے اسباب: مسند کو ذکر کرنے کے چند اسباب درج ذیل ہیں:

⟸ تَعْيِيْن كَوْنِهٖ فِعْلًا، تَعْيِيْن كَوْنِهٖ اِسْمًا، ضُعْف تَنَبُّه السَّامِع، التَّعْرِيْض بِغَبَاوَة السَّامِع، زِيَادَة التَّقْرِيْر و الإِيْضَاح، الحُدُوْث (مسند کا فعل کی صورت میں ذکر کرنا، تاکہ وہ فعل اختصار کے ساتھ تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں مسند کے واقع ہونے کا فائدہ دے)، الثُّبُوْت و الدَّوَام (مسند کا ذکر کرنا دوام و ثبوت کا فائدہ دے، بہ شرطے کہ خبر اسم مشتق ہو)، وغیرھا

ذکر مسند کی چند اغراض کی امثلہ ملاحظہ فرمائیں؛

① تَعْيِيْن كَوْنِهٖ فِعْلًا: جیسے ﴿سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ﴾ [البقرۃ:۱۴۲]

② تَعْيِيْن كَوْنِهٖ اِسْمًا: جیسے ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ "خٰدِعُهُمْ"﴾ [النساء:۱۴۲]

حذفِ مسند الیہ کے اسباب: مسند الیہ کو حذف کرنے کے چند اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

⟸ إِخْفَاء الأَمْرِ عَنْ غَيْرِ المُخَاطَب (مخاطب کے علاوہ دوسرے لوگوں سے کسی خاص بات کو مخفی رکھنا)، تَأَتِّي الإِنْكَار عِنْدَ الحَاجَة (ضرورت کے وقت انکار کیا جاسکے)، التَّنْبِيْه عَلَى تَعْيِيْن المَحْذُوْف (محذوف کے متعین ہونے پر متنبہ کرنا)، اخْتِبَار تَنَبُّه السَّامِع أَوْ مِقْدَار التَّنَبُّه (مخاطب کے تنبہ یا مقدارِ تنبہ کو آزمانا)، لِضِيْق المَقَام، التَّعْظِيْم، التَّحْقِيْر، المُحَافَظَة عَلَى وَزْنٍ وَقَافِيَة، وغیرھا

حذف مسند الیہ کی چند اغراض کی امثلہ ملاحظہ فرمائیں؛

① إِخْفَاء الأَمْرِ عَنْ غَيْرِ المُخَاطَب: جیسے «أَقْبَلَ» تريد عليًّا مثلاً ۔۔۔۔(أي أَقْبَلَ عَلِيٌّ)

② تَأَتِّي الإِنْكَار عِنْدَ الحَاجَة: جیسے: بکر نامی شخص کا تذکرہ ہو رہا تھا اور درمیان میں کسی نے کہا: لَئِيْمٌ خَسِيْسٌ، (أي هُوَ لَئِيْمٌ خَسِيْسٌ) وہ کمینہ اور ذلیل ہے۔

③ التَّنْبِيْه عَلَى تَعْيِيْن المَحْذُوْف: جیسے: خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ۔(أي اَللّٰهُ كُلِّ شَيْءٍ)

حذف مسند کے اسباب: مسند الیہ کو جن اسباب کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے، انہی اسباب کی وجہ سے کبھی مسند کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ بھی مسند کے حذف کے کچھ خاص اسباب ہیں جنہیں طوالت کے پیش نظر ذکر نہیں کیا جارہا، تلخیص المفتاح اور مطولات میں ملاحظہ فرمائیں۔

الباب الخامس: الإطلاق والتقييد

اِطلاق: کلام میں حکم (مسند اور مسند الیہ) کے علاوہ دیگر قیود کا تذکرہ نہ کرنا درج ذیل مختلف اغراض سے ہوتا ہے۔

1. مخصوص مخاطب کے علاوہ دیگر حاضرین، فعل کے زمانہ، مکان یا محلِ وقوع وغیرہ پر مطلع نہ ہو جائیں
2. متکلم کو قیودات کا علم ہی نہ ہو،
3. سامع کو اس مطلق حکم سے ہر طرح کی چھوٹ اور مکمل گنجائش ملے تاکہ وہ ہر ممکن مطلب کو مراد لے سکے، ﴿رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ﴾

تقیید: کلام میں رُکنین کے علاوہ مسند الیہ کے متعلق کسی قید کو، یا مسند کے متعلق قید کو، یا دونوں ہی سے متعلق کسی قید کو ذکر کرنا "تقیید" کہلاتا ہے؛ اور اس کلام کو "مقید" کہا جاتا ہے۔

کلام کو قیودات سے مقید کرنے کی بنیادی غرضیں دو ہیں:

① قید کو ذکر نہ کرنے پر فائدۂ مقصودہ کا فوت ہو جانا، جیسے: ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ "الْبَيْتَ الْحَرَامَ" قِيٰمًا لِّلنَّاسِ﴾ [المائدۃ:۹۷]

②قید ذکر نہ کرنے سے کلام جھوٹا ہو جائے، جیسے: ﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا "لٰعِبِيْنَ"﴾[الأنبياء:١٦]

تقیید کلام کی مختلف صورتیں ہیں اور ہر ایک کی اغراض بھی الگ الگ ہیں:

درج ذیل چیزوں کے ساتھ کلام کو مقید کیا جاتا ہے؛ ①المَفَاعِيل الخَمْسَة، ②الحَالُ، ③التَّمْيِيْز، ④المُسْتَثْنٰى، ⑤نَوَاسِخ الجمْلَة: الأفْعَال النَاقِصَة، المُقَارَبَة، حُرُوف المشَبَّهَة بالفِعْل، ⑥التَّوَابِع: النَّعْت، التَّأْكِيْد، البَدَل، العَطْف بالحُرُوْف، العَطْفُ بِالبَيَان، ⑦أدَوَات الشَّرْط: إنْ إذَا، لَوْ، ⑧أدَوَاتُ النَّفْي: مَا، لا، لَنْ، لَمْ، لَمَّا،

نوٹ: مفاعیل خمسہ اور حال، تمیز و مستثنیٰ کے ساتھ کلام کو مقید کرنا بنیادی طور پر انہی صورتوں کے پیش نظر ہوتا ہے جن کی بنا پر ان مفاعیل وغیرھا کو عمومی طور پر کلام میں ذکر کیا جاتا ہے مثلًا

1	مفعول مطلق کے ساتھ کلام کو مقید کرنا بیان نوع کے لیے ہوگا۔	جلست جلسةَ زید
2	مفعول بہ کے ساتھ کلام کو مقید کرنا بیان ما وقع علیہ الفعل کے لیے ہوگا	حفظت القرآن
3	مفعول فیہ کے ساتھ کلام کو مقید کرنا بیان ظرف کے لیے ہوگا	جلست امامك
4	مفعول لہ کے ساتھ کلام کو مقید کرنا بیان علت کے لیے ہوگا	ضربت تادیبا
5	مفعول معہ کے ساتھ کلام کو مقید کرنا مقارنت کے لیے ہوگا	جاء البرد والجبةَ
6	تمیز کے ساتھ کلام کو مقید کرنا ابہام دور کرنے کے لیے ہوگا	طاب زید نفسا
7	حال کے ساتھ کلام کو مقید کرنا حالت کے ابہام کو دور کرنے کے لیے ہوگا	جاءنی زید راکبا
8	مستثنیٰ کے ساتھ کلام کو مقید کرنا کبھی بیان حصر کے لیے کرنے کے لیے ہوگا	ماجاءنی الازید

نوٹ: مذکورہ مفاعیل وغیرھا کو دیگر اغراض کے لیے بھی ذکر کیا جاتا ہے، بوجہ طوالت جن کا ذکر یہاں پر مناسب نہیں۔

التقیید بالنواسخ:

افعالِ ناقصہ، افعال مقاربہ، افعال قلوب، حروف مشبہ بالفعل، ماولا اور لائے نفی جنس وغیرہ نواسخ جملہ کہلاتے ہیں،

اغراضِ تقیید بنواسخ جملہ: کلام کو نواسخ سے مقید کرنا اُن اغراض کے لیے ہوتا ہے جن کو الفاظِ نواسخ ادا کرتے ہیں، مثلاً افعال ناقصہ میں سے؛

1	كَانَ:	اس میں دوام و استمرار کا معنی ہوتا ہے یا حکایت زمانہ ہوتا ہے، دونوں صورتوں کی مثال؛ جیسے	﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا﴾ ﴿كَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا﴾
2	ظَلَّ:	اس سے معین زمانہ کام میں کرتے رہنا بیان کیا جاتا ہے، جیسے:	ظَلَّ زید قائماً
3	امسیٰ:	اس سے بوقت شام کوئی کام کرنا بتایا جاتا ہے، جیسے:	امسیٰ زید راکبا
4	مادام:	اس سے معین زمانہ میں برابر لگاتار کام کرنا بتایا جاتا ہے، جیسے:	﴿وَأَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾

مذکورہ امثلہ پر قیاس کرتے ہوئے دیگر نواسخ جملہ کی مثالیں بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

التقیید بالتوابع:

❶التقیید بالنعت:

کلام میں صفت کو بیان کرنا چند اغراض کی وجہ سے ہوتا ہے:

① تمییز (موصوف کو دیگر سے ممتاز کرنے) کے لیے: جیسے: ﴿قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ ''صَفْرَآءُ''﴾[بقرۃ:۶۹]

② کشف وایضاح کے لیے: جیسے: ﴿وَيُنْشِئُ السَّحَابَ ''الثِّقَالَ''﴾[رعد:۱۲]

③ تاکید (متبوع کو موکد اور پختہ کرنے) کے لیے: جیسے: ﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ ''وَّاحِدَةٌ''﴾[الحاقۃ:۱۳]

④ مدح کے لیے: جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ''رَبِّ'' الْعٰلَمِيْنَ﴾[فاتحہ:۱]

⑤ ذم کے لیے: جیسے: ﴿فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ''الرَّجِيْمِ''﴾[النحل:۹۸]

❷التقیید بالتاکید:

مسند الیہ، مسند یا متعلقات فعل میں سے کسی متبوع کے حکم کو بحیثیت شمول پختہ کرنے کے لیے اور دیگر کئی اغراض کے لیے آتی ہے۔

تاکید برائے عموم وشمول کی مثال: ﴿فسجد الملئکۃ کلھم اجمعون﴾

❸التقیید بالبدل:

مسند، مسند الیہ یا دیگر متعلقاتِ فعل کا بدل بنایا جاتا ہے؛ اس وقت اس کی غرض متبوع کو پختہ اور واضح کرنا مقصود ہوتا ہے،

جیسے متعلق فعل (یعنی مفعول بہ) کے بدل کی مثال: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾[الفاتحۃ:۶،۷].

❹التقیید بعطف البیان:

ایجاز واختصار کے ساتھ کسی چیز کی وضاحت کے لیے آتا ہے، جیسے: اقسم باللہ ابوحفص عمر

❺التقیید بحروف العطف:

بلیغ آدمی چند اغراض ومقاصد کی وجہ سے عطف نسق کو استعمال میں لاتا ہے، یہ وہ اغراض ہیں جو حروفِ عاطفہ میں چھپی ہوئی ہیں،

وہ **حروفِ عاطفہ یہ ہیں:** واو، فاء، ثمّ، حتیّٰ، إما، أو، أم؛ لا، بل، لکن. ان میں سے

① **واو عاطفہ**: یہ مطلّقاً دو چیزوں کو جمع کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے جاءنی زید وعُمَرُ

② **ثم عاطفہ**: زمانے کی تراخی کے ساتھ ترتیب پر دلالت کرتا ہے، جیسے: جاءنی زید ثم عُمَرُ

مذکورہ مثالوں پر قیاس کرتے ہوئے دیگر حروف عطف کی مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔

التقیید بِأَدَوات النَّفْی وادوات الشرط:

تقیید بادوات النفی وادوات الشرط کی اغراض کو بوجہ طوالت یہاں ذکر نہیں کیا جارہا من شاء فلیطالعہ فی کتب البلاغۃ۔

الباب السادس: القصر

قصر: ایک چیز (مقصور) کو اداۃ قصر کے ذریعے دوسری چیز (مقصور علیہ) کے ساتھ مخصوص ومنحصر کردینا اور یہ بتانا کہ: یہ مقصور اپنے مقصور علیہ کے علاوہ کی طرف متجاوز نہیں،

مقصور: وہ چیز ہے جس کو خاص کیا جائے۔ **مقصور علیہ:** وہ چیز ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو مخصوص کیا جائے۔

اقسامِ قصر باعتبار حقیقت واِضافت

❶ قصرِ حقیقی، ❷ قصرِ اضافی۔

❶ **قصرِ حقیقی:** وہ قصر ہے جس میں مقصور کا مقصور علیہ کے علاوہ کی طرف بالکل متجاوز نہ ہونا، بیان کیا جائے

❷ **قصرِ اضافی:** وہ قصر ہے جس میں مقصور کا مقصور علیہ کے علاوہ کسی مخصوص چیز (موصوف یا صفت) کی طرف متجاوز نہ ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

قصر حقیقی اور اضافی میں سے ہر ایک کی ابتدائی طور پر دو، دو قسمیں بنتی ہیں:

① قصر الموصوف علی الصفۃ حقیقی ② قصر الصفۃ علی الموصوف حقیقی، ❶ قصر الموصوف علی الصفۃ اضافی ❷ قصر الصفۃ علی الموصوف اضافی

① **قصر الموصوف علی الصفۃ حقیقیۃ:** یعنی موصوف اسی ایک صفت کے ساتھ خاص ہو،

اُس میں اِس ایک صفت کے علاوہ کوئی دوسری صفت نہ پائی جاتی ہو، جیسے: مَازیدٌ إلاَّ قَارِئٌ، زید قاری ہی ہے۔

② **قصر الصفۃ علی الموصوف حقیقی:** یعنی وہ صفت اُسی ایک موصوف کے ساتھ خاص ہو، اُس کے علاوہ کسی اور موصوف میں نہ پائی جاتی ہو،

ہاں! اُس موصوف میں اس صفت کے علاوہ دیگر صفات پائی جا سکتی ہوں، جیسے: لَا مَعْبُوْدَ إلاَّ اللّٰہُ، معبودِ برحق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

❶ **قصر الموصوف علی الصفۃ اضافی:** موصوف کو ایک صفت کے ساتھ کسی معین صفت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے خاص کرنا،

خواہ اُس موصوف میں اس دوسری صفت کے علاوہ اور صفات پائی جاتی ہوں، یا نہ پائی جاتی ہوں، جیسے: مَازَیْدٌ إلاَّ قَائِمٌ، زید کھڑا ہی ہے (بیٹھا نہیں ہے)۔

❷ **قصر الصفۃ علی الموصوف اضافی:** صفت کو ایک موصوف کے ساتھ کسی معین موصوف کو مدّ نظر رکھتے ہوئے خاص کرنا،

خواہ اس معین موصوف کے علاوہ دیگر موصوفوں میں وہ صفت پائی جاتی ہو یا نہ پائی جاتی ہو، جیسے: مَاکَاتِبٌ إلاَّ زیدٌ، کاتب زید ہی ہے (عَمرو نہیں ہے)۔

اقسامِ قصرِ اضافی

قصرِ اضافی: کی تین قسمیں ہیں: ❶ قصرِ افراد، ❷ قصرِ تعیین، ❸ قصرِ قلب۔

❶ **قصرِ افراد:** وہ قصرِ اضافی ہے جس میں متکلم کا مخاطب ایک موصوف میں دو صفتوں کا، یا ایک صفت میں دو موصوفوں کی شرکت کا اعتقاد رکھے ہوئے ہو،

جیسے: مَا قَائِمٌ إلاَّ زَیْدٌ (کھڑا ہونے والا زید ہی ہے، زید کے ساتھ عَمرو نہیں کھڑا) یہ اس وقت کہا جائے گا جب مخاطب قیام کی صفت کے ساتھ زید اور عمرو کے متصف ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔/جب مخاطب کا اعتقاد ہو کہ زید اور عمرو دونوں کھڑے ہیں۔

❷ **قصرِ تعیین:** وہ قصر اضافی ہے جس میں متکلم کا مخاطب ایک موصوف میں دو صفتوں کے متعلق یا ایک صفت میں دو موصوفوں کی شرکت کے متعلق متردد ہو،

جیسے: مَا قَائِمٌ إلاَّ زَیْدٌ (کھڑا ہونے والا زید ہی ہے) یہ اس وقت کہا جائے گا جب مخاطب قیام کی صفت کے ساتھ زید اور عمرو کے متصف ہونے میں متردد ہو،/جب مخاطب کو شک ہو کہ زید کھڑا ہے یا عمرو کھڑا ہے۔

❸ **قصرِ قلب:** وہ قصر اضافی ہے جس میں مخاطب اس حکم کے برعکس کا اعتقاد رکھے ہوئے ہو جس کو متکلم ثابت کرنا چاہتا ہے، اور متکلم طریق قصر کے ذریعے مخاطب کے اعتقاد کو رد کرتا ہے،

جیسے: مَا قَائِمٌ إلاَّ زَیْدٌ (کھڑا ہونے والا زید ہی ہے) یہ اس وقت کہا جائے گا جب مخاطب قیام کی صفت کے ساتھ عمرو کے متصف ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو، زید کے متصف ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا ہو،/جب مخاطب کا اعتقاد ہو کہ زید نہیں کھڑا بلکہ عمرو کھڑا ہے۔

نوٹ: قصر کی مذکورہ تینوں اقسام کی بالکل ایک ہی مثال کی دی گئی ہے تاکہ یاد کرنے میں طلبہ کو آسانی رہے، نیز ان تین اقسام میں قصر الصفۃ علی الموصوف کی مثال دی گئی ہے اور قصر الموصوف علی الصفۃ کی مثال اسی پر قیاس کرکے بنائی جا سکتی ہے۔

طرقِ قصر:

قصر کے چار طرق ہیں:

① نفی اور استثناء جیسے: ان ھذا الا ملك کریم ② اِنَّمَا جیسے: اِنَّمَا الفاھم علیّ

③ عطف بِلا او بَل اولکن، جیسے: انا ناثر لا ناظم، ما انا حاسب بل کاتب ④ تقدیم ماحقه التاخیر، جیسے: ایاك نعبد

الباب السابع: الوصل والفصل

❶وصل:

کلام کے بعض حصے کو دوسرے بعض حصے سے جوڑنے اور حکمِ ماقبل میں شریک کرنے (یعنی: عطف کرنے) کو "وصل" کہتے ہیں؛ چاہے یہ جوڑنا اور شریک کرنا مفردات میں ہو یا جملوں میں ہو؛ نیز چاہے وہ جوڑنا واو کے ذریعے ہو یا دیگر حروفِ عاطفہ کے ذریعے، جیسے: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ، وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾[الانفطار:۱۳-۱۴]

❷فصل:

دو جملوں کے درمیان عطف کو چھوڑ دینا، جیسے: ﴿صَلِّ عَلَيْهِمْ، إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾[التوبۃ:۱۰۳]

مواضعِ وصل: وجوبِ وصل کی دو جگہیں ہیں؛

①کمالِ انقطاع مع ایہام ② توسّط بین الکمالین

①کمالِ انقطاع مع اِیہام:

جب دو جملوں کے درمیان کمالِ انقطاع ہو (یعنی ایک جملہ خبریہ ہو اور دوسرا انشائیہ ہو)، اور فصل کرنے سے خلافِ مقصود کا وہم پیدا ہوتا ہو، جیسے تیرا قول: أَتَبِيعُ هٰذِهِ السِّلْعَةَ؟ فَيُجِيبُكَ: لَا! وَعَافَاكَ اللهُ؛ أَيْ: لَا أَبِيعُهُ، وَعَافَاكَ اللهُ.

②توسط بین الکمالین:

دونوں جملے خبر یا انشاء میں متحد ہوں- چاہے دونوں لفظاً و معنیً دونوں اعتبار سے متحد ہوں یا صرف معنوی اعتبار سے متحد ہوں، دونوں جملوں کے درمیان جہتِ جامعہ (مناسبت تامہ) ہو، اور عطف سے مانع کوئی چیز بھی نہ ہو، جیسے: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ، وَّإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾

مواضعِ فصل: وجوبِ فصل کی پانچ جگہیں ہیں؛

❶کمالِ اتصال، ❷کمالِ انقطاع، ❸شبہ کمالِ اتصال، ❹شبہ کمالِ انقطاع، ❺توسط بین الکمالین

❶کمالِ اتصال: دو جملوں کے درمیان اتحادِ تام ہو یعنی

①دوسرا جملہ پہلے کی تاکید ہو، جیسے: ﴿فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴾[الطارق:۱۷]

②یا بیان ہو، جیسے: ﴿فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يَآدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ﴾[طٰہٰ:۱۲۰]

③یا بدل واقع ہو، جیسے: ﴿أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ، أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ﴾، [الشعراء:۱۳۳]

❷کمالِ اِنقطاع:

①دو جملوں کے درمیان تباین تام ہو، (یعنی: دونوں جملے خبر وانشاء میں لفظاً و معنیً یا معنیً مختلف ہوں)

مثال: ﴿''لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ''، ''اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ''﴾[حٰم السجدة:۳۴]

②یا دونوں جملوں میں معنوی کوئی مناسبت ہی نہ ہو، جیسے: علی کاتب، الحمام طائر

❸**شبہِ کمالِ اِتصال:** دوسرا جملہ پہلے جملہ سے پیدا ہونے والے سوال کا جواب ہو مثال: ﴿فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ، وَمَآ اَدْرٰكَ مَاهِيَهْ، نَارٌ حَامِيَةٌ﴾[القارعة:۱۱-۹]

❹**شبہِ کمالِ انقطاع:** ایک جملے سے پہلے دو جملے مذکور ہوں اور تیسرے جملے کا عطف کرنا کسی ایک پر صحیح ہو کسی دوسرے پر صحیح نہ ہو، ایسے موقع پر وہم سے بچنے کے لیے تیسرے کا عطف نہ کیا جائے،

جیسے: ﴿''وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا''''اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ''۔۔۔۔۔''اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ''﴾[البقرة:۱۵-۱۴]

❺**توسط بین الکمالین:** دو جملے خبر وانشاء میں متحد ہوں، چاہے لفظاً و معنیً دونوں اعتبار سے متحد ہوں یا صرف معنوی اعتبار سے متحد ہوں؛ لیکن عطف سے مانع چیز پائے جانے کی وجہ سے فصل کیا گیا ہو،

جیسے: ﴿وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا: اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ۔۔۔ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ﴾[البقرة:۱۴،۱۵]

الباب الثامن: الإيجاز والاطناب والمساواة

ایجاز، اطناب، مساوات:

انسان اپنی مافی ضمیر (معنیً مقصود) کے اظہار کے لیے الفاظ کا واسطہ لیتا ہے، اب اگر درمیانی طبقے والے لوگوں کے عرف کے مطابق الفاظ بہ قدرِ معانی ہوں، تو اس کو ''مساوات'' کہتے ہیں، اور اگر عبارت میں الفاظ کم ہوں، معانی زیادہ ہوں تو اُسے ''ایجاز'' کہتے ہیں، اور الفاظ زیادہ، معانی کم ہوں تو اُسے ''اِطناب'' کہتے ہیں۔

❶**ایجاز:** بہت سارے معانی کو متعارَف عبارت سے کم عبارت میں تعبیر کرنا، جو الفاظ غرضِ متکلم کو پورے طور پر واضح کرتے ہوں، یعنی: معنیً مرادی کو متعارَف عبارت سے کم الفاظ میں تعبیر کرنا، جیسے: ﴿فِی الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾[البقرة:۱۷۹]

نوٹ: اگر کم الفاظ متکلم کی غرض پورے طور پر واضح نہ کریں تو اسے اِخلال کہا جاتا ہے۔

ایجاز کو حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں: ①ایجازِ قِصر ②ایجاز حذف۔

①**اِیجاز قصر:**

وہ طریقۂ تعبیر ہے جس میں بغیر کسی حذف کے نہایت مختصر عبارت میں بہت زیادہ معانی و مطالب کو سمیٹ لیا گیا ہو (یعنی: الفاظ کی بہ نسبت معانی زیادہ ہوں جیسا کہ جوامع الکلم احادیث میں ہوتا ہے)

جیسے: ﴿فِی الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾[البقرة:۱۷۹] خیر الامور اوسطها، الدین النصیحة، ایسی تمام احادیث ایجاز قصر کی مثالیں ہیں۔

②**اِیجاز حذف:**

وہ طریقۂ تعبیر ہے جس میں کسی کلمہ، ایک جملہ یا جملے کے اکثر حصے کو حذف کرکے مقصود کو بیان کیا گیا ہو،

حذف کلمہ کی مثال، جیسے: ﴿وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ﴾[یوسف:۸۲]. ای وَسْئَلْ اَهْلَ الْقَرْيَةَ.

حذف جملہ کی مثال، جیسے: ﴿وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ﴾ ای وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَتَاَسَّ وَاصْبِرْ فَقَدْ كُذِّبَتْ...... الخ

جملے کے اکثر حصے کو حذف کرنے کی مثال،

جیسے: ﴿فَاَرْسِلُوْنِ۝يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ﴾ ای اَرْسِلُوْنِی اِلٰی یُوْسُفَ لِاَسْتَعْبِرَهُ الرُّؤیَا فَفَعَلُوْا فَاَتَاهُ وَقَالَ لَهُ: یَا یُوْسُفُ ...... الخ

❷ **اِطناب:** وہ طریقۂ تعبیر ہے جس میں تاکید و تقویت وغیرہ کے فوائد کے لیے الفاظ کو معانی سے زیادہ لایا جاتا ہے،

جیسے: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ ''وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى'' وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرۃ:۲۳۷]

نوٹ: الفاظ کو معانی سے زائد لانے کا اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو دو صورتیں ہیں، اگر زیادتی متعین ہے تو حشو اور اگر غیر متعین ہے تو تطویل۔

اطناب کی مختلف صورتیں ہیں:

ذِکْرُ الخَاص بَعْدَ العَامّ، ذِکْرُ العَامّ بَعْدَ الخَاصّ، الإِیْضَاح بَعْدَ الإِبْهَام، التَّکْرِیْر لِغَرَض: کَالتَّقْرِیْر، و طُوْلِ الفَصْل، الاعْتِرَاض، الاحْتِرَاس وَالتَّکْمِیْل، الإِیْغَال، التَّوْشِیْع، التَّذْیِیْل وغیرها

اطناب کی چند صورتوں کی وضاحت مع امثلہ درج ذیل ہیں۔

① **ذکر الخاص بعد العام:** (عام کے بعد خاص کو ذکر کرنا)

جیسے: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ ''وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى'' وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرۃ:۲۳۷]

② **ذکر العام بعد الخاص:** (خاص کے بعد عام کو ذکر کرنا)

جیسے: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا ''وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ''﴾ [نوح:۲۸]

③ **ایضاح بعد الاِبہام:** کسی معنی کو دو مختلف صورتوں میں ذکر کرنا، پہلے مجمل و مبہم طور پر، پھر تفصیل اور وضاحت کے ساتھ، تاکہ وہ بات دل میں اُتر جائے اور اثر انداز ہو،

جیسے: ﴿وَاتَّقُوا الَّذِیْ أَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ۝ أَمَدَّکُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ﴾

④ **التکریر لغرضٍ: کالتقریر:** ایک لفظ یا جملے کو دو یا زیادہ مرتبہ اِعادہ کرنا؛ تکرار کی غرضیں مختلف ہیں ان میں سے ایک غرض **سامعین کو خوب اچھی طرح سمجھانے کے لیے اعادہ کرنا**،

جیسے: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ [التکاثر:۳-۴]

⑤ **اعتِراض:** ایک ہی کلام کے درمیان، یا دو متصل المعنی کلام کے درمیان ایک جملہ، یا زائد از جملہ عبارت کو (جس کا محل اعراب نہ ہو) دفعِ ایہام کے علاوہ کسی اَور نکتے (مثلًا: تنزیہ، تعظیم، تقریر یا دعا وغیرہ) کے لیے ذکر کرنا،

جیسے: ﴿وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ ..... سُبْحٰنَهٗ ..... وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ﴾ [النحل:۵۷]